980 احادیثِ نبوی کا بیمثال و نادر مجموعہ

مُسند

اسحاق بن راھویہ



مُصنّف

امام ابو یعقوب اسحٰق بن ابراھیم حنظلی مروزی ابن راھویہ

مُترجم

حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ

980 احادیث نبوی کا بے مثال و نادر مجموعہ

مسند
اسحاق بن راہویہ

مصنف

امام ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم حنظلی مروزی المعروف ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی سعیدی

نظر ثانی
علامہ شاہ محمد چشتی

نظر ثانی
محمد رضا الحسن قادری

کرمانوالہ بک شاپ

دوکان نمبر ۲، دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 042-7249515

بفیضانِ کرم

حضرت سیّد محمّد اسمٰعیل شاہ بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

معروف حضرت کرمانوالے قدس سرہ العزیز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

حضرت سیّد
محمّد علی شاہ بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد
محمّد عثمان علی شاہ بُخاری

حضرت سیّد
محمّد غضنفر علی شاہ بُخاری

حضرت سیّد
صمصام علی شاہ بُخاری

بفیضانِ نظر

حضرت
پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بُخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

قیمت 200 روپے

زیرِ سرپرستی
حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

زیرِ اہتمام
سمیع اللہ برکت

شائع
ستمبر 2006

۸۴۷۔ حضرت ابو معبد حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کی نماز کا اختتام ''اللہ اکبر''[1] کے ورد سے معلوم کرتے تھے۔

۸۴۸۔ حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے ابن ابی مُلیکہ نے خبر دی کہ دو عورتیں ایک گھر میں سلائی کر رہی تھیں اور اس گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا اور حجرہ میں لوگ باتیں کر رہے تھے ....[2] ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سُوا مارا حتیٰ کہ وہ اس کی ہتھیلی کی دوسری جانب سے نکل گیا دوسری نے دعویٰ کیا کہ اس (پہلی) نے بھی اسے سوا مارا ہے۔

ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس ﷺ کو لکھا اور ان کو اس واقعہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا: گواہی کے بغیر فیصلہ نہ کرنا کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خون اور مالوں پر دعویٰ کریں گے لیکن مدعا علیہ پر قسم ہے۔ پس دونوں کو بلا کر ان کے سامنے قرآن پاک (کی یہ آیت) پڑھو:

ان الذین یشترون بعھد اللّٰہ و ایمانھم ثمنا قلیلا اولٰئک لا خلاق لھم فی الاٰخرۃ و لا یکلمھم اللّٰہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ.[3]

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت (یعنی دنیا کا مال) لیتے ہیں، ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

وہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اس خاتون نے اعتراف کر لیا۔

۸۴۹۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ، حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: حضرت یوسف علیہ السلام کا ارادہ کس حد تک پہنچا؟ فرماتے ہیں انہوں نے کچھ وصف بیان کیا جس کو میں یاد نہ رکھ سکا۔

۱۔ نماز کے بعد کلمہ ''اللہ اکبر'' باآواز بلند پڑھا جاتا تھا جس کی وجہ سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معلوم ہو جاتا کہ آپ نماز ختم کر چکے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ صحیح بخاری کے حاشیے پر اسی طرح ہے، یہاں جگہ خالی ہے۔ (صحیح بخاری ۲/۶۵۳) ۱۲ ہزاروی

۳۔ سورۃ آل عمران: ۷۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام نے گھر کی چھت کی طرف دیکھا تو دیکھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم بیوقوفوں جیسا عمل کرنا چاہتے ہو جب کہ تمہیں انبیائے کرام میں لکھا گیا ہے تو ان کے جسم سے تمام شہوت نکل گئی اور وہ دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے نکل گئے' زلیخا ان کے پیچھے دوڑنے لگیں اور ان کی قمیص کو پھاڑ دیا۔[1]

۸۵۰۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ارادہ کہاں تک پہنچا؟ تو فرمایا: ہتھیلی کھولنے تک (جماع مراد ہے) پس آپ کو آواز دی گئی جو آپ نے نہ سنی چنانچہ آپ سے کہا گیا: اے ابن یعقوب! کیا آپ زنا کا ارادہ کرتے ہیں' تم اُس پرندے کی طرح ہو جس کے پر اُکھیڑ دیئے جائیں پس اس کا کوئی پر باقی نہ رہے۔

۸۵۱۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا بچے جنت میں ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: تیرے لئے وہی بات کافی ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا اختلاف ہوا (یعنی تقدیر پر ایمان رکھو)۔

۸۵۲۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وشهد شاهد من اهلها.[2] (اور زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی) سے بادشاہ کے خاص لوگوں میں سے کوئی ایک مراد ہے۔

۸۵۳۔ حضرت عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ داڑھی والا

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں' اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام محفوظ رہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اذنِ خداوندی سے مدد بھی فرماتے ہیں جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد فرمائی جس کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے: وهمّ بها لولا ان رّاٰی برهان ربه. (یوسف: ۲۴) "اور وہ بھی ان (زلیخا) کا ارادہ کرتے اگر اپنے رب کی برہان (نشانی) نہ دیکھتے" لہٰذا آپ سے ارادے کی نفی کی گئی ہے اور یہی بات انبیائے کرام علیہم السلام کی شان کے زیادہ لائق ہے کیونکہ وہ معصوم تھے۔ ۱۲ ہزاروی۔

۲۔ سورۂ یوسف: ۲۶

تھا۔[۱]

۸۵۴۔ اسرائیل (ابن یونس بن ابی اسحاق سبیعی) نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی مُلیکہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس ﷠ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: میں نے زمزم کے پانی سے پیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا تو نے اس طرح پیا جس طرح مناسب ہے؟ اس نے پوچھا: کس طرح مناسب ہے؟ فرمایا: جب تم آبِ زمزم پینے کا ارادہ کرو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرو (یعنی بسم اللہ شریف پڑھو) پھر تین سانس لے کر خوب پیو کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا'' بے شک ہمارے اور منافقین کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ آبِ زمزم خوب سیر ہو کر نہیں پیتے (جب آبِ زمزم کے پاس ہوں یا زیادہ ہو)۔''

۸۵۶۔ حضرت ابن ابی مُلیکہ' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں دو رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور نماز کے لئے اقامت ہو چکی تھی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تُو صبح کی چار رکعتیں پڑھے گا؟

۸۵۷۔ عبداللہ بن ابی یزید سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے جن لوگوں کو سامان کے ساتھ آگے بھیجا مَیں ان میں تھا (یعنی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف)۔

۸۵۸۔ حضرت عطا فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے رات کے آخری حصّے میں لوگوں کو مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۸۵۹۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر ﷠ اپنے بیٹوں کو جو ابھی بچے تھے' بھیجتے تھے حتی کہ وہ صبح کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کا حکم دیتے۔

۸۶۰۔ حضرت عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک گواہ کی وجہ سے قسم پر فیصلہ فرمایا۔

حضرت عمرو فرماتے ہیں: یہ (فیصلہ) مالوں کے بارے میں ہے اور اس بارے میں اس سے

۱۔ یہ شخص حضرت زلیخا کے رشتے داروں میں سے ایک عقلمند آدمی تھا اور عزیزِ مصر اس سے مشورہ کیا کرتا تھا۔ بعض حضرات نے کہا: وہ ایک شیر خوار بچہ تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب۔ ۱۲ ہزاروی۔